ہرکولیس اور نیلے موتی

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

ہرکولیس اور نیلے موتی

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ہرکولیس کو جب معلوم ہوا کہ اس کے ہمسایہ ملک ماربلس کی شہزادی مارگریٹ کو ایک سینگ والا نیلا پیلا دیو اٹھا کر لے گیا ہے تو اسے اس دیو پر شدید غصہ آ گیا تھا۔ اس نے اسی وقت اس دیو سے شہزادی مارگریٹ کو آزاد کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

شہزادی مارگریٹ اور دیو کے بارے میں ملک ماربلس سے آنے والے ایک تاجر نے ہرکولیس کو باتوں باتوں میں بتایا تھا۔ اس نے ہرکولیس کو یہ بھی بتایا تھا کہ اپنی بیٹی کے غم میں ملک ماربلس کی ملکہ اور بادشاہ اس قدر بیمار ہو گئے ہیں کہ اگر ان کی بیٹی چند روز تک ان کے پاس واپس نہ گئی تو وہ شاید ہی زندہ بچ سکیں۔

تاجر چونکہ اس دیو کے بارے میں ہنیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کہاں سے آیا تھا اور وہ شہزادی مارگریٹ کو کیوں اور کہاں لے گیا تھا۔ اس لئے ہرکولیس واپس اپنے محل اور پھر اپنے شاہی کمرے میں آ گیا تھا اور اس نے فوراً شاہی نجومی آہنگ کو وہاں بلا لیا تھا۔

شاہی نجومی آہنگ انتہائی بوڑھا انسان تھا۔ اسے علم و نجوم میں مہارت کا درجہ حاصل تھا۔ ہرکولیس نے اسے شہزادی مارگریٹ اور دیو کے بارے میں بتا کر اسے حساب کتاب لگانے کو کہا تو شاہی نجومی اسی وقت اپنے تھیلے سے سلیٹ اور چاک نکال کر بیٹھ گیا اور سلیٹ پر الٹی سیدھی اور آڑی ترچھی لکیریں لگانے میں مصروف ہو گیا۔ کئی گھنٹوں تک وہ حساب کتاب لگاتا رہا تھا اور ہرکولیس مسند پر بیٹھا پہلو پر پہلو بدلتا ہوا بے چینی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آخر شاہی نجومی آہنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے حساب کتاب لگانا بند کر دیا۔

"کچھ معلوم ہوا"۔ ہرکولیس نے اس کی طرف امید

بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" جی ہاں شہزادہ حضور، میں نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے"۔ شاہی نجومی آہنگ نے سلیٹ اور چاک اپنے تھیلے میں ڈال کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تو بتاؤ، کون ہے وہ بدبخت دیو۔ وہ شہزادی مارگریٹ کو اٹھا کر کہاں لے گیا ہے"۔ ہرکولیس نے بے چینی سے پوچھا۔

" اس نیلے پیلے دیو کا نام گاشام دیو ہے شہزادہ حضور۔ وہ انتہائی طاقتور اور خوفناک دیو ہے۔ اس جیسا طاقتور اور خوفناک دیو شاید ہی اس دنیا میں کوئی ہو"۔ شاہی نجومی آہنگ نے کہا۔

" ہونہہ، مگر وہ شہزادی مارگریٹ کو کیوں اٹھا کر لے گیا ہے"۔ ہرکولیس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

" گاشام دیو کی بیٹی جس کا نام مکوری تھا عموماً جادو کے زور سے پرندوں کا روپ بدل کر انسانی دنیا میں آتی رہتی تھی۔ اسے انسانوں سے ملنا اور ان کی بستیوں کو دیکھنا بے حد پسند تھا۔ ایک روز وہ ایک خوبصورت چڑیا کے روپ میں شاہی محل کے پائیں

باغ میں موجود ایک درخت کی شاخ پر بیٹھی تھی۔ پائیں باغ میں شہزادی مارگریٹ اور اس کی سہیلیاں کھیل رہی تھیں۔ ان کے پاس لکڑی کا ایک گولہ تھا جسے وہ ایک دوسرے کی طرف پھینکتی اور فضا میں دبوچ لیتی تھیں۔ دیو کی بیٹی مکوری بڑی دلچسپی سے شہزادی اور اس کی سہیلیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک بار جو شہزادی مارگریٹ نے لکڑی کا گولہ پھینکا تو وہ گولہ درخت کی شاخ پر بیٹھی اس خوبصورت چڑیا کے سر پر آ لگا جس سے وہ اسی وقت ہلاک ہو گئی تھی۔

شہزادی مارگریٹ خوبصورت چڑیا کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ وہ اسے ایک عام سی چڑیا سمجھ رہی تھی۔ گاشام دیو کو جب اپنی بیٹی کی ہلاکت کا علم ہوا تو وہ بہت رویا اور اس نے اسی وقت اپنی بیٹی کی ہلاکت کا شہزادی مارگریٹ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ وہ ملک ماربلس میں آیا اور شاہی محل سے زبردستی شہزادی مارگریٹ کو اٹھا کر لے گیا۔ گاشام دیو شہزادی مارگریٹ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے

لیکن ان نیلے پیلے دیوؤں کو کسی آدم زاد کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے سردار سے اجازت لینا پڑتی ہے۔ اس لئے گاشام دیو نے اس وقت شہزادی مارگریٹ کو ہلاک نہیں کیا بلکہ وہ شہزادی مارگریٹ کی ہلاکت کی اجازت لینے اپنے سردار کے پاس چلا گیا تھا۔ اسے واپس اس جزیرے پر آنے میں تقریباً تین روز لگیں گے۔ جہاں اس نے شہزادی مارگریٹ کو قید کر رکھا ہے"۔ شاہی نجومی آہنگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، شہزادی مارگریٹ کو گاشام دیو نے کل اغوا کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی گاشام دیو کو واپس آنے میں آج اور آنے والے کل کا دن باقی ہے"۔ ہرکولیس نے کہا۔

"جی ہاں، شہزادہ حضور"۔ شاہی نجومی نے آہنگ سے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ جزیرہ کہاں ہے جہاں شہزادی مارگریٹ موجود ہے۔ میں گاشام دیو کے آنے سے پہلے وہاں سے شہزادی

مارگریٹ کو واپس لانا چاہتا ہوں"۔ ہرکولیس نے کہا۔

" یہ بہت مشکل ہے شہزادہ حضور"۔ شاہی نجومی نے آہنگ سے کہا۔

" مشکل ہے۔ مگر کیوں"۔ ہرکولیس نے چونک کر کہا۔

" شہزادی مارگریٹ جس جزیرے میں قید ہے اس جزیرے کا نام جزیرہ کارٹ ہے۔ جو یہاں سے ایک ہزار میل دور ہے۔ گاشام دیو کے لئے یہ فاصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ لیکن آپ کو اس جزیرے تک پہنچنے میں کئی ماہ لگ جائیں گے اور اس دوران گاشام دیو شہزادی مارگریٹ کو ہلاک کر چکا ہوگا"۔ شاہی نجومی آہنگ نے جواب دیا تو ہرکولیس واقعی پریشان ہو گیا۔

" اوہ، شاہی نجومی کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ میں کسی طرح جلد سے جلد جزیرہ کارٹ تک پہنچ جاؤں اور شہزادی مارگریٹ کو اس گاشام دیو سے بچا سکوں"۔ ہرکولیس نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایک طریقہ ہے شہزادہ حضور۔ اگر آپ پلک جھپکنے سے بھی کم وقفے میں جزیرہ کارٹ پہنچنا چاہتے ہو تو آپ کو جادو کے چھ نیلے موتیوں والا ہار حاصل کرنا ہوگا۔ اس چھ نیلے موتیوں والے ہار کی مدد سے آپ ایک لمحے میں جزیرہ کارٹ پہنچ جائیں گے اور گاشام جیسے طاقتور دیو کا بھی آسانی سے مقابلہ کر لیں گے"۔ شاہی نجومی آہنگ نے کہا۔

" تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ وہ چھ نیلے موتیوں والا ہار مجھے کہاں سے ملے گا"۔ ہرکولیس نے کہا۔

" وہ نیلے موتی آپ کو خود بنانے ہوں گے شہزادہ حضور"۔ شاہی نجومی آہنگ نے کہا۔

" خود بنانے پڑیں گے۔ میں سمجھا ہنیں"۔ ہرکولیس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" نیلے موتی آپ کے خون سے بنیں گے شہزادہ حضور۔ میں مٹی کو گول کروں گا اور پھر آپ کو اپنی دونوں کلائیوں پر زخم لگانے ہوں گے۔ آپ کا بہت سا خون گول مٹی پر ڈالنا ہوگا۔ زیادہ خون نکلنے کی وجہ سے آپ پر شدید نقاہت طاری ہو جائے گی۔ اس کا

احساس آپ کو تب ہوگا جب آپ کا گاشام دیو سے مقابلہ ہوگا۔ اگر گاشام دیو کا ایک وار بھی آپ پر پڑ گیا تو آپ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جائے گا اور آپ پر شدید نقاہت طاری ہو جائے گی۔ جس کا فائدہ اٹھا کر گاشام دیو آپ کو ہلاک کر سکتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو یہ سب بتانے سے ہچکچا رہا تھا"۔ شاہی نجومی آہنگ نے کہا۔

" ہونہہ، ہرکولیس ایک بہادر انسان ہے اور اگر میری جان کسی دوسرے کی جان بچانے میں کام آ جائے تو اس سے بڑھ کر اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔ آپ میرے خون سے جلد سے جلد نیلے موتی بنائیں۔ میں ہر صورت میں شہزادی مارگریٹ کو بچانا چاہتا ہو۔ ہرکولیس نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" جو شہزادہ حضور کا حکم۔ میں مٹی لا کر ان کے گول موتی بناتا ہوں"۔ شاہی نجومی آہنگ نے کہا۔ پھر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ مٹی لایا۔ ہرکولیس نے اس کے کہنے پر اپنی دونوں کلائیاں کاٹ کر خون نکالا تو شاہی نجومی نے مٹی کو خون سے گیلا

کرکے اسے گوندھ کر گول کرنا شروع کر دیا۔ اس نے سیب جتنے چھ گولے بنائے تھے جنہیں اس نے ایک لمبے سیاہ دھاگے میں پرو دیا تھا۔ پھر اس نے ہرکولیس کی کلائیوں پر دم کیا تو ہرکولیس کی کلائیوں پر موجود دونوں زخم مندمل ہو گئے ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہرکولیس کی کلائیوں پر کبھی زخم آئے ہی نہ ہوں۔ تب شاہی نجومی نے ہرکولیس کے خون اور مٹی والے ہار کے گول ٹکڑوں پر کچھ پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اچانک وہ سرخ گولے واقعی نیلے موتیوں کی طرح چمکنے لگے ۔

"شہزادہ حضور، یہ موتیوں کا ہار آپ گلے میں پہن لیں۔ آپ آنکھیں بند کرکے دل میں صرف اتنا کہیں گے کہ آپ جزیرہ کارٹ جانا چاہتے ہیں تو آپ ایک لمحے میں وہاں پہنچ جائیں گے"۔ شاہی نجومی آہنگ نے ہار ہرکولیس کو دیتے ہوئے کہا تو ہرکولیس نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے ہار لیا اور گلے میں پہن لیا۔ پھر ہرکولیس نے اپنا مخصوص ڈنڈا اٹھایا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرکے اس نے دل

میں کہا کہ وہ جزیرہ کارٹ جانا چاہتا ہے۔ اسی لمحے اسے ایک زوردار جھٹکا لگا۔ وہ بری طرح سے لڑکھڑا گیا تھا لیکن اس نے فوراً ہی خود کو گرنے سے سنبھال لیا تھا اور آنکھیں بھی کھول دی تھیں اور پھر وہ خود کو اپنے کمرے کی بجائے ایک چٹیل میدان میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔

" میدان کافی بڑا تھا۔ ہر طرف ٹیلے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ہرکولیس اس جزیرے میں گھومنے لگا۔ وہ گاشام دیو کے آنے سے پہلے شہزادی مارگریٹ کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔ پھر تلاش کرتے کرتے اسے ایک ٹیلے کے قریب ایک پتھر کا بنا ہوا انسانی مجسمہ دکھائی دیا۔ ہرکولیس تیزی سے اس مجسمے کے قریب آگیا۔ وہ ایک انتہائی حسین و جمیل لڑکی کا مجسمہ تھا جس نے گہرے سبز رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر ہرکولیس پہچان گیا۔ وہ شہزادی مارگریٹ تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ پتھر کا بت ہے۔ شاید گاشام دیو نے جاتے جاتے شہزادی مارگریٹ کو پتھر کا بت بنا دیا تھا

تاکہ وہ کسی طرح وہاں سے فرار نہ ہو سکے۔ ہرکولیس کو گاشام دیو پر شدید غصہ آ رہا تھا۔ وہ گاشام دیو کا انتظار کرنے لگا کہ وہ آئے اور ہرکولیس اسے ہلاک کر سکے۔ دو روز بعد صبح صبح اچانک جزیرہ انتہائی خوفناک اور ڈراؤنی دھاڑوں سے گونج اٹھا۔ ہرکولیس شہزادی مارگریٹ کے مجسمے کے قریب ہی تھا۔ دھاڑوں کی آواز سن کر وہ بری طرح سے چونک اٹھا۔ اسی لمحے اسے ایک بڑے ٹیلے کے پیچھے سے ایک قوی ہیکل اور انتہائی بدشکل نیلا پیلا دیو نکلتا دکھائی دیا۔ اس دیو نے سرخ جانگیہ پہن رکھا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں ایک بڑا سا کلہاڑا تھا۔ وہ خوفناک انداز میں دھاڑتے ہوئے دوڑتا ہوا آ رہا تھا اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔ دیو کو اس قدر خوفناک انداز میں اپنی طرف آتا دیکھ کر ہرکولیس نے بھی اپنا مخصوص ڈنڈا سنبھال لیا اور پھر جیسے ہی گاشام دیو اس کے قریب آیا اس نے ہرکولیس کو پوری قوت سے کلہاڑا مارنے کی کوشش کی۔ ہرکولیس تیزی سے نیچے جھک گیا۔ جس کے نتیجے میں گاشام دیو کا کلہاڑا ہوا میں گھوم کر رہ گیا تھا۔ وہ

جیسے ہی اپنی جھونک میں آگے نکلا اسی لمحے ہرکولیس کا بھاری بھر کم ڈنڈا اس دیو کی کمر میں پڑا۔ دیو کے حلق سے زوردار دھاڑ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ ہرکولیس بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف لپکا مگر دیو واقعی بے حد طاقتور تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے اور پھر ان دونوں کے درمیان انتہائی خوفناک اور خونی مقابلہ شروع ہو گیا۔

دیو واقعی انتہائی طاقتور تھا۔ اس کے خوفناک حملوں سے خود کو بچاتے ہوئے ہرکولیس کو اس پر وار کرنے میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ہرکولیس کی یہی کوشش تھی کہ گاشام دیو اسے چھو نہ سکے ورنہ اسے دیو کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا۔ پھر موقع ملتے ہی ہرکولیس نے اچانک اپنا بھاری بھر کم ڈنڈا گاشام دیو کے سر پر مار دیا۔ گاشام دیو کا سر کسی ناریل کی طرح سے پھٹ گیا تھا۔ وہ زمین پر گرا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو گیا۔

گاشام دیو کے ہلاک ہوتے ہی شہزادی مارگریٹ جو

پتھر کا بت بنی ہوئی تھی اصلی حالت میں آ گئی۔ وہ گاشام دیو کی لاش اور ہرکولیس کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی۔ اس نے ہرکولیس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کافی دیر باتیں کرنے کے بعد ہرکولیس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آنکھیں بند کرنے کو کہا اور خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے نیلے موتیوں کو حکم دیا کہ وہ واپس جزیرہ کریٹ جانا چاہتے ہیں تو ایک جھماکا ہوا اور وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئے۔

شہزادی مارگریٹ کو جزیرہ کریٹ میں لا کر ہرکولیس نے اسے اس کے ملک پہنچا دیا۔ شہزادی مارگریٹ اپنی جان بچ جانے پر خوش تھی۔ بے حد خوش۔

ختم شد

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانیاں

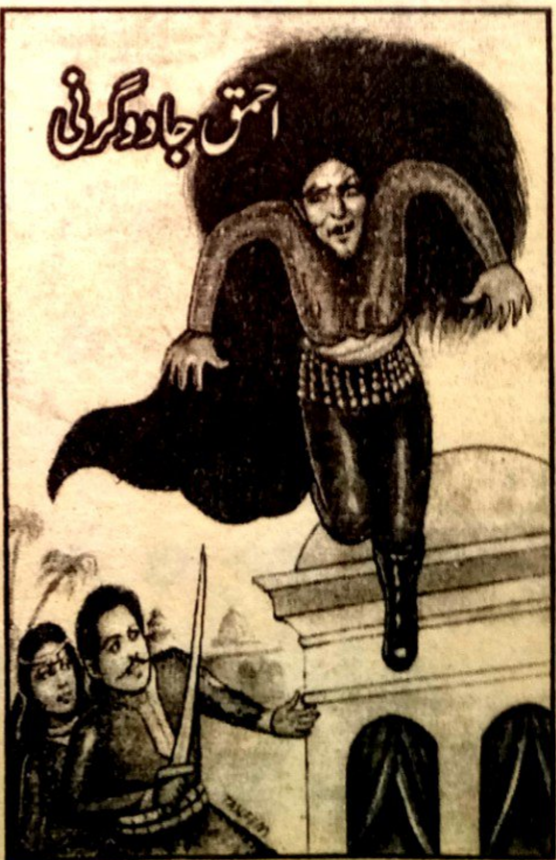

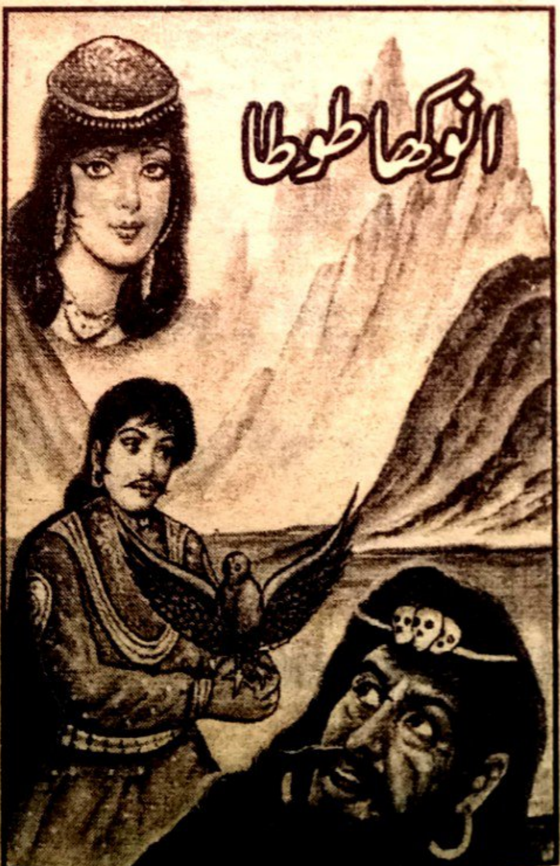

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں